سلسلہ ۲۲۸۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابہ کرام جیسی دو رکعت نماز پڑھنا سکھا دیجئے

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

مولانا عبدالحیؒ اور مولانا اسمٰعیلؒ خاندان ولی اللٰہی کے چشم و چراغ تھے اور شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ کے بعد ہندوستان کے ممتاز ترین علماء میں ان کا شمار تھا، علمی تبحر ، رشدو صلاحیت اور تقویٰ و للٰہیت میں اپنے ہم عمروں اور اقران و امثال میں ممتاز تھے ، ان کی علمی عظمت اور صحیح منزلت کا اندازہ شاہ عبدالعزیزؒ کے اس خط سے ہو گا جو آپ نے منشی خیرالدین کو لکھنو ٔ حج کے متعلق لکھا ہے اس میں آپ نے مولانا عبدالحیؒ کو شیخ الاسلام اور مولانا اسمٰعیلؒ کو حجتہ الاسلام کے لقب سے یاد کیا ہے ، اور دونوں کو تاج المفسرین فخرالمحدثین سرآمد علمائے محققین کا خطاب دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ دونوں حضرات تفسیر و حدیث ، فقہ و اصول ، منطق وغیرہ میں اس

www.abulhasanalinadwi.org

فقیر سے کم نہیں ہیں، جناب باری کی جو عنایت ان دونوں بزرگوں کے شامل حال ہے، اس کا شکر مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا، ان دونوں کو علمائے ربانی میں شمار کرو اور جو اشکال حل نہ ہوں ان کے سامنے پیش کرو، بظاہر ان کلمات سے اپنی تعریف نکلتی ہے، لیکن امر حق کا اظہار واقفوں پر واجب ہے۔

ایک روز مولانا عبدالحیؒ نے اور ان کے بعد مولانا اسمٰعیل نے سید صاحبؒ سے بیعت کی درخواست کی اور دونوں حلقہ ارادت اور سلک بیعت میں منسلک ہو گئے ان کی بیعت کا واقعہ اور اس کا سبب مختلف کتابوں میں مختلف طریقے پر بیان ہوا ہے، اس سلسلے میں سب سے مستند اور مفصل روایت وہ ہے جو مولانا کرامت علی جونپوری نے خود مولانا عبدالحیؒ کے حوالے سے بیان کی ہے، رسالہ "نور علی نور" میں لکھتے ہیں :-

"اس حکایت کو سننے سے پہلے یاد رکھو کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ، حضرت سید احمدؒ صاحب کو ان کے ابتدائے وقت سے "میر صاحب" کہا کرتے تھے اور حضرت مولانا عبدالحی صاحبؒ اور ہم سب معتقد لوگ "میاں صاحب" کہا کرتے تھے، اور مولانا عبدالحیؒ، مولانا محمد اسمٰعیلؒ کو میاں

www.abulhasanalinadwi.org

محمد اسمٰعیلؒ کہا کرتے تھے ، چونکہ اس حکایت کو ہم بجنسہ لفظ بہ لفظ بیان کرینگے اور یہ الفاظ اس میں آئیں گے اس واسطے ان الفاظ کے یاد رکھنے کو کہا، اب وہ حکایت سنو۔

ایک روز اس عاجز مسکین نے حضرت عالم ربانی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ جو اس قدر میاں صاحبؒ سے اعتقاد رکھتے ہیں اور روپئے پیسے کپڑے وغیرہ دنیاوی چیزوں کو چھوڑ کے میاں صاحب کی صحبت اختیار کئے ہیں اور آپ کے بدن پر جو کپڑا ہے اس کے سوا آپ کے پاس کوئی کپڑا بھی نہیں اور آپ جب میاں صاحبؒ کے روبرو بات کرتے ہیں، تو ترساں ولرزاں رہا کرتے ہیں، تو للہ آپ ہم سے سچ بیان کیجئے کہ آپ نے میاں صاحب سے کیا پایا جو اپنا حال ایسا بنایا۔

تب مولانا مغفور نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ سچ بیان کروں گا ، سنو، میرا یہ حال تھا کہ میں سلوک الی اللہ اور مشاہدہ حاصل ہونے کا بڑا مشتاق تھا تب میں نے مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ سے عرض کیا کہ مجھ کو آپ سلوک الی اللہ کی تعلیم کیجئے اور اس سے قبل میں بہت سے ہندی اور ولایتی مرشدوں سے

www.abulhasanalinadwi.org

توجہ لے چکا تھا، مگر میرا مقصود حاصل نہ ہوا تھا، تب آپ نے مجھ کو حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے پاس بھیجا وہاں بھی چند روز توجہ لیتا رہا مگر میرا مقصد حاصل نہ ہوا۔ تب میں نے حضرت مولانا سے پھر عرض کیا کہ یہ خادم حضور کی توجہ کا محتاج ہے ، اور حضور دوسرے مقام میں بھیجتے ہیں، ہم کو آپ خود تعلیم کیجئے ، تب حضرت مولانا نے فرمایا کہ میاں میں بہت بڈھا اور کمزور ہوا اور مجھ میں بہت دیر بیٹھنے کی طاقت نہیں یہ مقصد تمہارا میر احمد صاحب سے حاصل ہو گا، تم ان سے بیعت کرو، تب اس جناب کا یہ فرمانا مجھ کو بہت شاق گزرا اور میں ناراض ہو کر چپ کر رہا، پھر کئی بار اور بھی عرض کیا وہی جواب پایا، آخر کو بعد چند روز کے یہ واقعہ درپیش ہوا کہ میں اور حضرت میاں صاحب اور میاں محمد اسمٰعیل مدرسے کے ایک ہی مکان میں رہا کرتے تھے ، ایک شب کو بعد عشاء کے جب ہم تینوں شخص پلنگ پر سوئے تب میاں صاحب نے فرمایا کہ "مولانا ، مجھکو حضرت رب العالمین نے محض اپنے فضل و کرم سے بطور الہام کے خبر دیا ہے کہ فلانی تاریخ فلانے سفر میں تو جائے گا ، فلانے مقام میں یہ ہو گا، فلانے مقام میں وہ ہو گا اور

www.abulhasanalinadwi.org

اس قدر لوگ مرید ہوں گے، وعلیٰ ہٰذا القیاس سب باتیں بیان کیا، پھر دوسرے روز بھی ایسی ہی عجیب و غریب باتیں بیان کیا۔ اسی طرح سے کئی روز تک مکہ معظمہ کے سفر اور جہاد کے سفر اور جہاد کے واقعات کا بیان بہ تفصیل تمام فرمایا، تب ہم نے اور میاں محمد اسمٰعیلؒ نے مشورہ کیا کہ اگر یہ سب باتیں سچ بیان کرتے ہیں تو بلاشبہ یہ بہت بڑے شخص اور قطب ہیں، ان سے کچھ فیض لینا بہت ضروری ہے، سو آؤ، کسی بات میں ان کا امتحان لیں تب میاں محمد اسمٰعیل نے کہا کہ آپ ہم سے بڑے ہیں آپ ہی تجویز کر کے کسی بات میں امتحان لیجئے، آخر کو جب پھر رات کو میاں صاحبؒ نے پکارا کہ مولانا! تب ہم نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی بزرگی میں کچھ شبہ نہیں مگر ہم کو ان سب باتوں سے کیا فائدہ؟ تب ہم نے کہا کہ حضرت ہم یہی مانگتے ہیں کہ جیسی نماز صحابہ کرامؓ ادا کرتے تھے، ویسی ہی دو رکعت ہم سے ادا ہو، یہ کہا اور میاں صاحب ایک بارگی خاموش ہو گئے اور اس روز پھر کچھ نہ بولے، تب ہم لوگوں نے جانا کہ فقط یہ زبانی باتیں تھیں، اصل باتوں سے ان کو کچھ علاقہ نہیں! مگر ہمیشہ کی دوستی اور صحبت کی مروت سے ہم لوگ

www.abulhasanalinadwi.org

کچھ نہ بولے کہ اب شرم دنیا کیا ضرور، اور چپ کر کے سو رہے ، پھر آدھی رات کے کچھ قبل یا بعد حضرت میاں صاحب نے پکارا : "مولانا" اس پکارنے سے مجھکو قشعریرہ ہوا اور بدن پر روئیں کھڑے ہو گئے اور اس جناب سے مجھ کو بڑا اعتقاد آگیا تب میں نے جواب میں کہا : "حضرت تب فرمایا کہ "جاؤ اس وقت اللہ کے واسطے وضو کرو"۔ تب میرے بدن پر قشعریرہ ہوا اور میں نے کہا کہ بہت خوب ! دو تین قدم چلا تھا کہ پھر پکارا : مولانا سن لو ! میں پھر کے حضرت کے پاس حاضر ہوا، فرمایا تم نے خوب سمجھا، میں نے کہا کیا؟ میں نے کہا کہ اللہ کے واسطے وضو کرو ! پھر میں نے کہا : "بہت خوب" اور چلا، دو تین قدم چلا تھا کہ پھر پکارا اور اسی طرح فرمایا، اسی طرح تین بار کیا، اور تیسری بار جا کے میں وضو کرنے لگا تو ایسا حضور دل اور حق سبحانہ کے خوف سے میں نے ادب کے ساتھ وضو کیا کہ ایسا وضو کبھی نہ کیا تھا، پھر وضو کر کے حضرت کے حضور میں حاضر ہوا، فرمایا کہ : "جاؤ ، اللہ رب العالمین کے واسطے اس وقت دو رکعت نماز پڑھو" تب میرے بدن پر قشعریرہ ہوا، اور نماز کے واسطے چلا، دو تین قدم چلا تھا کہ پھر پکارا اور میں

www.abulhasanalinadwi.org

حضور میں حاضر ہوا اور فرمایا کہ : "تم نے خوب سمجھایا نہیں ؟ میں نے کہا کہ جاؤ اس وقت اللہ رب العالمین کے واسطے دو رکعت نماز پڑھو میں نے کہا کہ : بہت خوب ! اور نماز کے واسطے چلا، پھر تیسری بار بلایا اور ویسا ہی سمجھا دیا، تب میں نے ایک گوشے میں نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی ایسا مشاہدہ جلال میں غرق ہوا کہ ہوش باقی نہ رہا اور اس قدر رویا کہ آنسو سے داڑھی تر ہو گئی اور اس قدر نماز میں غرق ہو گیا کہ دنیا کی یاد مطلق نہ باقی رہی اور نہایت خوف اور لذّت کے ساتھ میں نے دو رکعت نماز پڑھی، جب دو رکعت پڑھا تو خیال کیا کہ میں نے سورہ فاتحہ نہ پڑھا تھا۔ پھر سلام پھیر کے دوبارہ دوسری بار دو رکعت کی نیت کی جب پڑھ چکا تو خیال کیا کہ فاتحہ میں سورۃ کو ضم نہ کیا تھا، پھر شروع کیا اسی طرح ہر بار ایک ایک واجب کے ترک کرنے کا خیال آتا تھا اور نماز کو ناقص سمجھ کے دہراتا تھا، واللہ اعلم ، سو رکعت یا زیادہ کم پڑھا ہو گا ، کہ صبح صادق کا وقت قریب ہوا، پھر آخر کو ناچار ہو کے سلام پھیرا اور بہت شرمندہ ہوا کہ میری استعداد اس طرح کی ناقص ہے کہ دو رکعت پوری بھی حضور دل کے ساتھ نہ پڑھ سکا اور

www.abulhasanalinadwi.org

اتنے بڑے کامل شخص کو میں نے آزمایا، اب اگر وہ پوچھیں کہ تم نے دو رکعت اللہ کے واسطے پڑھا تو میں کیاجواب دوں گا؟ میں تو حضور دل کے ساتھ جیسا کہ حق نماز پڑھنے کا ہے ویسا دو رکعت بھی نہ پڑھ سکا، اسی سوچ میں شرم کے دریا میں غرق ہو گیا اور اپنے قصور کا معترف ہو کے اللہ سبحانہ کے خوف سے استغفراللہ استغفراللہ ! کہنا شروع کیا، جب اذان ہوئی تب مجھ کو ہوش آیا اور یاد پڑا کہ صحابہ کرام کا یہی حال تھا کہ تمام رات عبادت کرتے اور پچھلی رات کو استغفار کرتے تھے، ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، والمستغفرین بالاسحار" اور سوچا کہ بلاشبہ یہ بڑے کامل مرشد ہیں کہ ان کے کلام سے میرا مقصد پورا ہوااور جو نعمت مدت دراز کی محنت سے حاصل نہ ہوئی تھی، سو ان کے ایک دم کے فرمانے سے حاصل ہوئی پھر میں مسجد میں گیا اور قبل نماز فجر کے میں نے حضرت میاں صاحبؒ سے بیعت کیا اور صبح کی نماز کے بعد محمد اسمٰعیلؒ سے میں نے رات کا قصہ پورا بیان کیا، کیونکہ وہ مجھ کو صادق جانتے تھے، انہوں نے بھی حضرت صاحبؒ سے بیعت کیا۔

پھر میں دن کو حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس

www.abulhasanalinadwi.org